مجلہ رابطۃ العالم الاسلامی (عربی)
تلخیص و ترجمہ :- حافظ محمد ابراہیم فانی

قرنِ اول میں مدارسِ حدیث

اور روایت حدیث میں حضرات صحابہؓ کا منہج

مشیت ایزدی نے فتوحات اسلامیہ کا مسلسل اور وسیع سلسلہ شروع کیا۔ ۱۰ھ میں شام اور عراق فتح ہوئے۔ ۲۰ھ میں مصر مسلمانوں کے زیر نگیں ہوا۔ ۲۱ھ میں فارس و ایران اور ۶۵ھ میں سمرقند اسلام کے حلقۂ اثر میں آیا۔ اور ان بلاد کی اکثریت نورِ ایمان سے منور ہوئی۔ ان کی تعلیم اور تفقہ کے لئے خلفاء اور مسلمان سلاطین نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت روانہ کر دی جن میں سے بعض نے تو ان ممالک میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ وہ وہیں وفات اور وہیں سپرد خاک کر دئے گئے۔

جہاں کہیں بھی مسلمانوں کا خطہ ہوتا۔ وہاں صحابہ کرامؓ تشریف لے جاتے اور ان کے گرد تشنگانِ علوم حدیث جمع ہو جاتے۔ تو اس منبع فیض سے تابعین کا ایسا چشمہ پھوٹتا جس کا ہر قطرہ حدیث نبوی علی صاحبہا الف تحیۃ کا مستقل مدرسہ ہوتا۔ اگرچہ اس عہد کے مدارس اس وقت ہمارے مدارس کی طرح نہ تھے۔ لیکن ان کی روحانی وسعت اور اشراق و نورِ تحصیل و تطبیق کہیں بڑھ کر تھا۔ اس وقت مساجد کی رونق ان شیوخ سے تھی۔ وہیں وہ جمع ہوتے اور احادیث و تفقہ کا سلسلہ جاری ہو جاتا۔ یہاں تک کہ تابعین کی ایسی جماعت تیار ہو گئی کہ سنت اور حمایت سنت ان کا اوڑھنا بچھونا تھا اور وہ نورِ ہدایت کے روشن چراغ اور ایقان و معرفت کے بلند مینار تھے۔ ذیل میں ہم اس عہدِ عظیم کے مدارس کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں مدرسہ حدیث | مدینہ منورہ جو کہ دارِ ہجرت نبوی اور موطن انصار جن کی ایثار و قربانی پر قرآن کریم میں تصریح آئی ہے۔

والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم	اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں۔ اس گھر میں اور ایمان
یحبون من ھاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم	میں ان سے پہلے سے وہ محبت کرتے ہیں اس سے جو

حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون

وطن چھوڑ کر آئے ان کے پاس اور نہیں پاتے اپنے دل میں تنگی اس چیز سے جو مہاجرین کو دی جائے اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے۔ اور اگرچہ ہو اپنے اوپر فاقہ۔ اور جو بچایا گیا۔ اپنے جی کے لالچ سے سو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

مدینہ منورہ میں دولت اسلامی کی تشکیل مہاجرین والانصار کے درمیان مواخاۃ کی تکمیل ہوئی اور امت مسلمہ کو قوت و دبدبہ ملا۔ اور یہاں سے اسلام ایک ناصر و فاتح طاقت کی حیثیت سے ابھرا۔ تشریع اسلامی کے اکثر احکام اور حدیث نبویؐ کا وافر حصہ یہاں ظہور پذیر ہوا۔ مدینہ منورہ مسلمانوں کی توجہ کا مرکز بنا۔ اور صحابہ کرامؓ میں سے ہر ایک کی یہ خواہش اور آرزو ہوتی کہ وہ مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنائے۔ یہاں تک کہ بعد وفات الرسول بھی ان کو مدینہ منورہ ہی ایسا محبوب تھا۔ برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اور کمال تمسک بسنۃ الرسول کی وجہ سے۔

طبقات ابن سعد میں محمد بن عمر سے روایت ہے کہ مہاجرین اہل بدر میں سے ہمیں کسی صحابی کے بارے میں یہ معلوم نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ واپس گیا ہو۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی سوائے ابی سبرہ کے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مکہ تشریف لائے۔ صحابہ کرام پر یہ بات ناگوار گذری۔ اگرچہ ان کے بیٹے اس کے رجوع کا انکار کرتے ہیں۔ اور اس کا ذکر ان پر شاق گزرتا ہے۔

مدینہ منورہ میں صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین حدیث اور فقہ ان کا وظیفہ تھا اور حدیث و فقہ میں ان کو اللہ نے ملکۂ راسخہ عطا فرمایا تھا۔ جن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ان میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کتاب و سنت سے استنباط احکام میں ماہر تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اصابت رائے کی وجہ سے اہم قضایا حل فرماتے۔ ان جلیل القدر اور جبال العلم صحابہ کرام کی موجودگی میں مدینہ منورہ احادیث نبوی علی صاحبہا الف الف تحیۃ کی عظیم درسگاہ تھی اور انہیں سے تابعینؒ کی ایک مہتم بالشان جماعت تیار ہو گئی۔ جس میں سعید بن مسیب۔ عروہ ابن زبیر ابن شہاب زہری۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود۔ سالم بن عبداللہ بن عمر۔ قاسم ابن محمد بن ابی بکرؓ اور حضرت نافع وغیرہم۔ ان مشاہیر اور اساطین میں سے ہیں۔ جنہوں نے حدیث اور حفظ حدیث سنت اور التزام بالسنۃ کا نہایت غایت درجہ اہتمام کیا۔

مکہ مکرمہ میں درسگاہ علوم حدیث مکہ مکرمہ کو روحانی لحاظ سے ممتاز مقام حاصل ہے۔ یہ بلد حرام اس میں بیت اللہ الحرام اور کعبۃ اللہ ہے۔ ہر نماز میں ہم اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو یہ مسلمانوں کا قبلہ اور اس میں دنیا کے مختلف گوشوں سے آتے ہوئے مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ حج کے موقعہ پر یہ ایک عظیم اسلامی مؤتمر کا منظر پیش کرتی ہے۔ ان وجوہات و خصوصیات کی بناپر یہ درسگاہ حدیث اور مدینہ منورہ نشر و اشاعت علوم حدیث اہتمام اسانید اور تنقیح و توشیح مرویات میں بلاد عالم کے اور مدارس سے ممتاز ہیں۔ اس مدرسہ کے شہسواران علم میں حضرت معاذ بن جبلؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان کی خداداد قابلیت اور احکام شرعیہ فقہیہ پر مکمل عبور کی وجہ سے حضورؐ نے انہیں فتح مکہ کے بعد مکہ مکرمہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ تاکہ لوگوں کو کتاب اللہ اور احکام و شرائع دین سکھائے۔

پھر اس مکی دارالحدیث کے محور حضرت عبداللہ بن عباسؓ بنے۔ جب وہ بصرہ سے واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ ان اجلہ صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت اہتمام کے ساتھ حفظ کیں۔ انہی کی فیضانِ نظر نے حضرت مجاہد بن جبر۔ حضرت عکرمہ حضرت عطا بن ابی رباح جیسے جہاندیدہ اور نابغہ روزگار شخصیات پیدا کئے۔ اور انہی کے اجتہادی آرا اور روایتی تفقہ نے مکہ مکرمہ کے شہرت و فضیلت فقہی کو چار چاند لگائے۔ آپ کے ارد گرد اتباع و مریدین کا حلقہ ہوتا۔ جو کہ آپ سے اکتساب و روایت فرماتے۔ اور اس چشمہ فیض کے جرعہ نوشوں سے مکہ مکرمہ کی حیات علمی روشن ہوئی۔

نشر گاہ علوم حدیث کوفہ میں فتوحات اسلامیہ کے دوران بہت سے اصحاب رسولؐ کوفہ چلے گئے۔ اور وہیں سکونت اختیار کی۔ اور وہیں مدفون ہوئی۔ جن میں حضرت علی۔ عبداللہ بن مسعود۔ سعد بن ابی وقاص۔ سعید بن زید۔ خباب بن ارت سلمان فارسی۔ حذیفہ بن یمان۔ عمار بن یاسر۔ ابوموسیٰ اشعری۔ براء بن عازب۔ مغیرہ بن شعبہ۔ نعمان بن بشیر اور ابوالطفیل (رضی اللہ عنہما) جیسے سرآمد روزگار صحابہ شامل ہیں۔

کوفہ لشکر اسلام کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس وجہ سے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت یہاں آئی۔

دارالحدیث کوفہ کی قیادت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ علمی تفوق کی وجہ سے مشہور تھے۔ مسروق بن اجدع ہمدانی۔ عبیدہ بن عمر سلمانی جن کے بارے میں حضرت امام شعبی فرماتے ہیں۔ کہ یہ قضا میں قاضی شریح کے ہم پلہ ہیں۔ اسود بن یزید نخعی۔ شریح بن حارث الکندی۔ ابراہیم بن یزید نخعی فقیہہ العراق۔ سعید بن جبیر اور عامر بن شرجیل اس مشکوٰۃ علوم نبویہ کے روشن چراغ اور گردونِ احادیث رسولؐ کے تابندہ ستارے ہیں۔

بصرہ میں علوم حدیث کا مرکز بصرہ میں بھی بہت سے صحابہ جمع ہوتے جن میں انس بن مالک۔ ابن عباسؓ عمران بن حصین۔ معقل بن یسار اور عبداللہ بن الشخیر رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم شامل ہیں۔ دارالحدیث بصرہ

کی رونق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ اس جامعہ حدیث کے فضلاء میں ابوالعالیہ رفیع ابن مہران الریاحی، حسن بصری جنہوں نے پانچ سو اصحاب کرام رضؓ سے ملاقات کی تھی۔ اور محمد بن سیرین (امام الرویا) جیسے تابعین کے نام قابل ذکر ہیں۔

شام میں مدرسہ حدیث | اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے شام فتح کیا۔ اہل شام کثیر تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے خلفاء نے بھی شام کو خصوصی توجہ دی۔ انہیں تعلیم دینے اور احکام شریعت سکھانے کے لئے فضلاء صحابہؓ کی ایک جماعت بھیج دی گئی۔ ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

میں مسجد حمص میں داخل ہوا تو میں نے وہاں تین سو اصحاب فرسان علم دیکھے۔ ان میں سے ایک سیاہ چشم، چمکیلے دانتوں والا، خاموش مزاج (باوقار) جوان دیکھا۔ جب انہیں کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوتے اور ان سے استفسار کرتے۔ تو میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ یہ (جوان) کون ہے؟ اس نے کہا۔ معاذ بن جبلؓ۔

عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ جو کہ افقہ الناس فی الدین اور ابوالدرداء جو کہ فقہا صحابہ اور حفاظ میں سے تھے۔ شام میں تعلیم کے لئے بھیجے گئے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے صحابہ شام میں اسلام کی نشر واشاعت میں مصروف تھے جن کی ہدایت و وقعت علمی نے فضلاء تابعین کا ایک گروہ پیدا کیا جن میں ابوادریس خولانی اور رجاء بن حیوہ جیسی شخصیات شامل ہیں۔

دارالحدیث مصر | جب مصر فتح ہوا تو صحابہ کرام کے قدوم نے سرزمین مصر کو مشرف کیا جن میں مشہور ترین حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ہیں۔ جن کو کتابت حدیث کی وجہ سے اور صحابہ پر فوقیت حاصل تھی۔ کیونکہ وہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے تھے اسے زیر قلم فرما لیتے۔

اسی طرح عقبہ بن عامر جہنی۔ خارجہ بن حذافہ۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور معاذ بن انس الجہنی وغیرہم بھی مصر تشریف لائے۔

انہی صحابہ کرامؓ سے کثیر تعداد میں اہل بلاد نے اکتساب فیض کیا۔ ان تابعین مصر میں ابوالخیر مرثد بن عبداللہ الیزنی مفتی اہل مصر اور یزید بن ابی حبیب نہایت مشہور ہیں۔

فتوحات کے ساتھ ساتھ ان مفتوحہ ممالک کے مختلف اقطار و امصار میں نشر واشاعت، احکام اسلامیہ اور سنت رسولؐ کی تبلیغ کے لئے صحابہ کرام کی کثیر تعداد چلی گئی۔ احکام الٰہیہ اور سنت نبویہ کی تبلیغ میں دور دراز مسافتیں اور سفر کی صعوبتیں برداشت کیں۔ صرف ایک صحابی رسولؐ نے کبھی کبھی مختلف مقامات کو کئی دفعہ سفر کیا۔ اس وجہ سے کبھی ان کو شامی، کبھی مصری اور کبھی مدنی کہا جاتا۔ یہ اس وجہ سے کہ ان بلاد کو طلب حدیث کی وجہ سے انہیں بار بار سفر کرنے پڑے۔

روایت میں حضرات صحابہؓ کا منہج طلب علم نشر و اشاعت اور حفظ حدیث میں صحابہ کرام اور مسلمانوں کے

اس مقدمہ لجیش نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ احادیث رسول وحی ہے۔ اور تحصیل علم وحفظ السنۃ جنت کی راہ ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ارشاد نبوی ہے۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ

تو حفظ حدیث اس کے فہم وتطبیق میں صحابہ کا حرص کوئی انوکھی بات نہیں جس طرح کہ انہوں نے اس کے تحفیظ کا نہایت اہتمام کیا۔ اسی طرح انہوں نے اس کی تبلیغ ونشر کا حق ادا کیا۔ کیونکہ ضرورت تھی کہ اس دین حق کو تمام مسلمانوں تک پہنچایا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اس کی تبلیغ پر آمادہ فرمایا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

نَضَّرَ اللهُ امْرَءًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ

اس وجہ سے صحابہ کرام نے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا بالکل اسی طرح اور لوگوں تک پہنچانے میں مکمل جدوجہد اور نہایت کوشش کی۔ اور صدق وثوق اب میں نہایت حزم واحتیاط سے کام لیا۔ اور استجابت ندا الٰہی کی وجہ سے کذب واختلاف اور خطا سے حتی الامکان اپنے آپ کو محفوظ رکھا۔ ارشاد ربانی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ

اے ایمان والو۔ اگر آتے تمہارے پاس کوئی گنہ گار خبر لے کر تو تحقیق کر لو۔ کہیں جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے۔

اگرچہ بعض صحابہ کرام کو فکر معاش اور امور دنیا میں اشتغال کی وجہ سے تمام اوقات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر نہ تھی۔ پھر بھی وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے پاس جاتے اور ان پوچھتے کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا انصاری پڑوسی بنی امیہ ابن زید مدینہ سے کچھ فاصلے پر رہتے تھے۔ تو ہم دونوں نے نوبت رکھی تھی۔ یعنی ایک دن وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے اور دوسرے دن میں۔ جس دن میں جاتا۔ تو پھر میں اپنے پڑوسی کو اس دن کے احوال بتاتا۔ جب اس کی باری آتی تو وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور مجھے اس دن کے احوال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال واحادیث سے آگاہ کرتے۔

جیسا کہ بعض صحابہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کی فرصت نہ ملتی۔ یا وہ کسی جگہ تبلیغ دین کے لئے گئے ہوتے۔ یا کسی سفارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھیجے جاتے تو پھر وہ اپنے ساتھیوں کو طلب کرتے۔ اور ان سے اپنی غیر حاضری کی وجہ سے مجلس حضور کی روئیداد اور کیفیت سنتے۔ اور اس بارے میں وہ نہایت ہی احتیاط سے کام لیتے۔

اسی طرح باہر سے جو وفود آتے اور آپ سے درخواست کرتے کہ ہمیں تبلیغ اور تعلیم کے لئے مبلغین اور معلمین کی جماعت دی جائے تو آپ ان کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت روانہ کرتے۔ اور عورتوں کو امور دین سکھانے کے لئے

(باقی صہ ۵۰ پر)